وہ زور آور کہ جس نے پشت گیتی پر کھڑے ہو کر — سپر کو بدرؔ کی انگشت کی تلوار سے کاٹا
شب معراج ہے جس کی ثنا کا اک لکھا دفتر — صباح گلشن فردوس جس کے نور کا جلوا
وہ شوہر نام جس کا مصحف ناطق ہے عالم میں — بحکم رب جو گھر میں حق کے قرآں کی طرح اترا
وہ گردوں آستاں، جس نے برائے طاعت یزداں — اشاروں میں نگہ کی طرح سے خورشید کو پھیرا
وہ بیٹے گوشوارے ہیں جو گوش عرش اعظم کے — وہ دُر ایسے جو دو ہونے پہ بھی تھے دہر میں یکتا
وہی سردار ٹھہرے خلد کے سب نوجوانوں کے — نہ نکلا خلد میں کوئی حسینؑ ایسا حسنؑ ایسا
ہوئے دونوں امام اک فاطمہ کے شیر پینے سے — بیاض شیر میں شامل مگر نور امامت تھا
انہیں بیٹوں کی یہ ماں ہے میں جنکی مدح کرتا ہوں — یہ دونوں جس کے موتی ہیں وہیں کوثر ہے یہ دریا
جہاں میں آکے بھی جنت کے باشندوں میں شامل ہیں — جبھی تو مصطفیؐ فرماتے تھے انسیہؑ حورا
رسول اللہ کا انداز تھا بیٹی کے چلنے میں — جدھر سے خلق غافل تھی اسی جانب کو تھا سایا
فلک کے اوج کو نسبت ہے کیا زہراؑ کی رفعت سے — ہے گردوں سے کہیں اونچا نبی کی آنکھ کا تارا
ثنا بیٹی کی احمدؐ کر گئے جو بس وہی حق ہے — حجاب نور حائل ہے نظر آتا ہے مجھ کو کیا
سفینہ فکر کا ساحل تلک فاطرؔ نہ آئے گا — یہ کشتی روک بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

قطعات

مولوی سید رضا محمد

اجمال نبوت کی تفصیل نہ ہو پاتی
احکام الٰہی کی تعمیل نہ ہو پاتی
شامل صف نسواں میں ہوتیں نہ اگر زہرا
تبلیغ رسالت کی تکمیل نہ ہو پاتی

یہ تو ظاہر ہے کہ تھیں احمدؐ کی دختر فاطمہؑ
غور کیجئے تو ملیں گی دیں کی رہبر فاطمہؑ
گہہ دعا سے گہہ ردا سے گہہ عمل گہہ صبر سے
عمر بھر کرتی رہیں کار پیمبرؐ فاطمہؑ

رضاؔ جائسی

یوں تو گھر بیٹھے ہی دیں ملنے کا دستور نہیں
ہاں مگر قدرت حق اس میں بھی مجبور نہیں
رہن ہو خانۂ شمعوں میں ردائے زہرا
کفر ایماں سے بدل جائے تو کچھ دور نہیں

کہئے تصدیق کا بہتر ہے یہ عنواں کہ نہیں
اب بھی مانے گا اسے مرد مسلماں کہ نہیں
جس کی لونڈی دے ہر اک بات کا قرآں سے جواب
بولئے اس کے گھرانے کا ہے قرآں کہ نہیں